افقی اقبال

Date: Day:

س # 1 اسلام کے سماجی نظام کے بارے میں ایک جامع نوٹ لکھیں۔

1- تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کے تمام اصول پیش کیے گئے ہیں خواہ ان کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو۔ اسی طرح اسلام ایک مضبوط اور پائیدار سماجی نظام کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس کے اصول و ضوابط میں کوئی ایسا اصول روا نہیں رکھا گیا جو شرف انسانیت کے منافی ہو۔ اسلام کے سماجی نظام میں وہ اصول و ضوابط موجود ہیں جن کا پورا مزاج عدل و انصاف سے مرکب ہے۔ یہ اتنا جامع ہے کہ انسانی زندگی کے تمام سرگرمیاں اس کے دائرہ کار میں آجاتی ہیں۔ اسلام سماجی نظام میں ہر شخص کی شخصی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔ اسلام کے سماجی نظام کی بنیاد مساوات پر ہے اور احترام

Date:________

Day:________

بخشتی ہیں
روایات اس کو طاقت بخشتی ہیں
دیگر طبقات کی طرح اسلام کے سماجی
نظام میں بھی ہر انسان کو اخوت
ہمدردی اور رواداری کا درس دیا
گیا ہے اور فرد کی آزادی کا خیال
رکھا گیا ہے۔

۲۔ اسلام کا سماجی نظام:

اسلام کا سماجی نظام ایک جامع
نظام ہے جو انسانی زندگی کے تمام
پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور ایک
متوازن معاشرے کی فضا قائم کرتا
ہے۔

- **مساوات:**

اسلام میں سماجی نظام کی سب
سے اہم خصوصیت مساوات ہے
اس کا سنگِ بنیاد یہ ہے کہ تمام
انسان برابر ہیں۔ پوری انسانیت
آدمؑ کی اولاد ہے اور رنگ،
نسل، قبیلہ اور قوم کی کوئی تقسیم
موجود نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:

Date:________ Day:________

• "لوگو! بے شک تمہارا رب
ایک ہے اور بے شک
تمہارا باپ ایک ہے۔
اور ہاں! کسی عربی کو ~~عجمی~~
عجمی پر، عجمی کو عربی
پر، سفید کو سیاہ پر اور سیاہ
کو سفید پر کوئی فضیلت
حاصل نہیں ہے۔ مگر
سوائے تقویٰ کے"
اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی
ہے کہ اسلام کا سماجی نظام
مساوات کے نظام پر قائم ہے
جس میں کسی تفریق کی کوئی
گنجائش نہیں مگر صرف تقویٰ کی
بنیاد پر فضیلت حاصل ہے۔

• اخوت:
اسلام اس تصور پر زور دیتا ہے کہ
تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔
اسلام کے سماجی نظام میں فرد
خواہ کسی نسل، قبیلے یا وطن کا
ہو ان کو حقوق یکساں حاصل ہیں

Date:__________ Day:__________

دین کا رشتہ تمام مسلمانوں کو
یکساں حقوق کی فراہمی کے ساتھ
ایک وحدت میں جوڑ دیتا ہے۔
سورۃ الحجرات میں ارشاد ہوا:

"وہ لوگ جو مومن ہیں
آپس میں بھائی بھائی
ہیں"

اسی طرح حدیث شریف میں ارشاد
ہوا:

"اور تم میں سے مسلمان
وہ ہے جس کے ہاتھ اور
پاؤں سے کسی کو تکلیف
نہ پہنچے"

اس حدیث کی رو سے بھی مسلمانوں
کو دوسرے کی عزت و تکریم کی
ہدایت کی گئی ہے۔

- خاندانی نظام:

اسلام میں خاندان کو معاشرے
کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اسی
ترجیح میں نکاح کو پسندیدہ اور زنا
کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام

ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل پر
زور دیتا ہے۔ جس میں مرد و عورت
کے حقوق و فرائض کا تعین کر
دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں
توازن کی فضا قائم ہو سکے۔
ان میں والدین، ازواج، بہن
بھائیوں کے حقوق قابل ذکر ہیں۔

ا۔ والدین کے حقوق
اسلام کے سماجی نظام میں
والدین کے حقوق کو بہت
اہمیت حاصل ہے۔ قرآن و سنت
میں والدین کے ساتھ اچھا
سلوک کرنے کی تاکید کی گئی
ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں
ارشاد ہوا:
"اور اپنے والدین کے
ساتھ حسن سلوک کرو"

(ب) رشتہ داروں کے حقوق
اسی طرح اسلام میں رشتہ داروں
کو بھی بہت اہمیت دی گئی ہے
اور ان سے صلہ رحمی کی ہدایت دی گئی ہے۔

• معاشرتی انصاف:
اسلامی نظام جہاں اخوت و مساوات
پروان چڑھاتا ہے وہیں عدل و انصاف
کو بھی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔
زکوٰۃ کے نظام کے تحت دولت
کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا
گیا ہے۔ وہیں مساوات کے
ذریعے سب کو یکساں حقوق فراہم
کیے گئے ہیں۔ اسلام کا سماجی
نظام انصاف کا ہی نظام ہے
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اور انصاف کے ساتھ گواہی
دو، چاہے وہ تمہارے
خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"
مندرجہ بالا آیت سے اسلامی
معاشرے میں عدل و انصاف کی
اہمیت واضح ہوتی ہے۔

• ذمہ داری کا تصور:
اسلام انفرادی طور پر ذمہ داری
کا احساس کرنے اور اس کو
بخوبی نبھانے کی تلقین کرتا ہے۔

احساس ذمہ داری ہر فرد میں وہ جستجو پیدا کرتا ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی بھی ذمہ داریاں نبھا سکے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تبلیغ بھی کر سکے حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

اس حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر شخص اپنے اہل عیال کا حاکم ہے اور اس سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اسی طرح عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ حاکم سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ غرض یہ کہ اسلام کا نظام احساسِ ذمہ داری کو اجاگر کرتا ہے اور اس کو بخوبی

نبھانے پر زور دیتا ہے۔

• **برداشت اور رواداری:**

اسلام معاشرے میں برداشت
اور رواداری کو فروغ دیتا ہے۔
اسلامی سماجی نظام میں
دوسروں کے عقائد اور نظریات
کا احترام سکھایا گیا ہے۔
اسلام ایک ایسا عالمگیر دین ہے
جس میں غیر مسلموں کو اور
اقلیتوں کو بھی وہی حقوق
حاصل ہیں جو مسلمانوں کو
ہیں۔ مسلمانوں کو نہ صرف
اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی
تلقین کی گئی ہے بلکہ ان سے
حسنِ سلوک کی بھی تاکید کی
گئی ہے۔ سورۃ الکافرون میں
ارشاد ہوا:

"تمہارے لئے تمہارا دین
اور میرے لئے میرا دین"۔

یہ اصول معاشرتی ہم آہنگی کو
فروغ دیتا ہے۔

• معاشرتی تعاون اور ہمدردی:

اسلام میں معاشرتی تعاون اور ہمدردی کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ اسلام میں مسلمان پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کی مدد کرے۔ اس کے دکھ درد میں برابر کا شریک ہو۔ اسلام میں ملنے پر سلامتی بھیجنے کا رواج ہے جو کہ اسلامی سماجی نظام کی خوبصورتی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح حضورﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں کوئی شخص
اس وقت تک مسلمان
نہیں ہوتا جب تک وہ
اپنے بھائی کے لیے بھی وہ
نہ چاہے جو وہ اپنے لیے
چاہتا ہے۔"

اس اصول سے معاشرے میں ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

Date:

Day:

• احترام روایات:

اسلامی سماجی نظام میں احترام روایات ایک اہم جزو ہیں۔ اس سے مسلم معاشرہ میں اصلاح کی فضاء قائم ہوتی ہے اور معاشرہ اخلاقی و سماجی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

3۔ حاصل بحث:

اسلام کا سماجی نظام ایک مثالی نظام ہے وہ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ مساوات، عدل و انصاف، اخوت و محبت، برداشت، حقوق کا تحفظ اور احترام روایات کا مجموعہ ہے اور ایک پرامن اور خوشحال سماجی نظام پروان چڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

Day: ______

Date: ______

س#2 اسلاموفوبیا مسلم دنیا کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اس کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

1. تعارف:

اسلاموفوبیا ایک منفی رجحان ہے جو کہ مسلمانوں کے خلاف تعصب، نفرت اور خوف پر مبنی ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانوں کی شناخت کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ ان کے معاشی، سماجی اور سیاسی حقوق کو بھی پامال کرتا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اس لفظ کی ایجاد 1987ء میں ہوئی۔ اور پھر 11 ستمبر 2011ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملوں کے بعد اس اصطلاح کو کثرت سے استعمال کیا جانے لگا۔ اسو اسلاموفوبیا کی ایک بہت بڑی وجہ اسلام کی بڑھتی مقبولیت ہے۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کو فروغ دے رہا ہے جبکہ اسلام کا منفی چہرہ

تشکیل دیا جا رہا ہے اور ایک جھوٹی تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ تاکہ اسلام کی بڑھتی مقبولیت کا گراف نیچے لایا جائے۔ مسلم ممالک بہترین اور مؤثر حکمت عملی کے ساتھ اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اسلام کا اصل چہرہ اور تصویر کا صحیح رخ پوری دنیا کو دکھایا جائے تاکہ غلط اور جھوٹی خبروں کا تدارک ممکن ہو سکے۔ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنا، میڈیا کا مؤثر استعمال اس سلسلے میں اہم کڑی ہے جو کہ اسلاموفوبیا کی بڑھتی لہر کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم امہ ہم آہنگ ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔

اسلاموفوبیا کے نقصانات:

اسلاموفوبیا اسلام اور مسلمانوں کو ایک منفی روشنی میں پیش کرتا

Date: Day:

یہ جس کا حقیقت کے ساتھ دور دور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کی دینی، سماجی اور ثقافتی شناخت کو نقصان پہنچاتا ہے اور ان کے لیے ذہنی انتشار کا سبب بنتا ہے۔

اسلاموفوبیا کی وجہ سے مسلمانوں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ملازمت، تعلیم اور دیگر امور کے مواقع کم ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے معاشرتی حقوق کو پامال کیا جاتا ہے اور مسلمان نفرت انگیز جرائم کا شکار ہوتے ہیں۔ امریکن اسلامک ریلیشنز کونسل (American Islamic Relations Council) کی رپورٹ کے مطابق 2023ء میں امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف حملوں اور امتیازی سلوک کی 8,061 شکایات درج کی گئیں۔ اسی طرح برطانیہ میں بھی فلسطین میں جاری جنگ کے دوران اسلاموفوبیا

Day:

میں بھی کئی گنا اضافہ
کے واقعات
دیکھا گیا ہے۔

درج بالا اعداد و شمار اس
بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ
اسلاموفوبیا اب صرف ایک
اصطلاح نہیں رہی بلکہ مسلمانوں
کے لئے ایک خطرناک خواب
کی حیثیت حاصل کرتی جا رہی
ہے جس سے ان کی عزت، جان
اور مال کو شدید خطرات لاحق
ہیں۔

3۔ اسلاموفوبیا کے مقابلے کے طریقے:

• اسلامی تعلیمات کا فروغ اور پرچار:
انٹرنیشنل میڈیا میں اسلام کو ایک
انتہا پسند دین کی طرح پیش کیا جاتا
ہے۔ اس اثناء میں ضرورت
اس امر کی ہے کہ اسلام کے اصول
و ضوابط جو کہ شخصی آزادی
کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں ان کا

Date:

پر چار کیا جائے اور ان کو منظرِ عام پر لایا جائے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کے حقیقی اصولوں کو عام کریں اور غیر مسلموں کو اسلام کی پرامن تعلیمات سے آگاہ کریں۔

• میڈیا کا مؤثر استعمال:

اسلاموفوبیا کے خطرے سے نمٹنے کے لئے مسلم ممالک کو میڈیا کا بھرپور استعمال کرنا چاہئے اور اسلام کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرنا چاہئے۔ اسلام ایک امن پسند اور خوبصورت دین ہے جس نے چودہ سو سال پہلے عورتوں کو حقوق دیے اور ان کی شخصی آزادی یقینی بنائی۔ اسلام غیر مسلموں اور اقلیتوں کے حقوق پر بے پناہ زور دیتا ہے۔ یہ سب حقیقتیں میڈیا کے ذریعے دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح رخ لانے کے

لیے بہت ضروری ہیں۔

• مسلم ممالک کا اتحاد:
مسلم ممالک کو اسلاموفوبیا جیسے خطرے سے نمٹنے کے لیے متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف مثبت پیغام دنیا کو جائے گا بلکہ ایک مؤثر حکمت عملی کی تشکیل بھی ممکن ہو سکے گی۔ اسی طرح مسلم ممالک کو OIC جیسے پلیٹ فارم کو بھی استعمال کرنا ہوگا اور زیادہ فعال بنانا ہوگا تاکہ اس خطرے سے نمٹا جا سکے۔

• بین المذاہب رابطے:
اسلاموفوبیا کے خلاف بین المذاہب رابطے اور مکالمے کو فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ اسی سے نہ صرف غلط فہمیوں کا خاتمہ ہوگا بلکہ برداشت کی فضا بھی پروان چڑھے گی۔

Date: Day:

• انفرادی سطح پر کردار:

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک بہترین مسلمان بنائے اور اپنے کردار اور عمل سے اسلام کی ایک بہترین تصویر پیش کرے۔ حسنِ اخلاق، صبر اور محبت کے پرچار کے ذریعے اسلام کی اصل تعلیمات کو نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

• مسلمانوں کی ترقی:

مسلمانوں کو ماضی کی طرح تعلیم، سائنسی، اور معاشی میدان میں ترقی اور فتح کے جھنڈے گاڑنے ہوں گے تاکہ ایک مثبت طرح نظر آئے ترقی یافتہ مسلمان ہی اپنی کھوئی ہوئی عزت بحال کر سکتے ہیں اور اسلاموفوبیا کا موثر جواب دے سکتے ہیں۔

Date:

Day:

• اسلام کے تصورِ جہاد کی وضاحت:

مسلمان ہمارے اسلام کی کے تصورِ جہاد سے جڑے غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے میڈیا کا سہارا لے کر اسلامی تعلیمات کا پرچار کر سکتے ہیں۔ اسلام کا تصورِ جہاد جنگ کا ذکر ضرور کرتا ہے لیکن صرف جنگوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ جبکہ آنحضور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"بہترین جہاد، جہاد بالقلم ہے"

اس کا مفہوم ہے کہ قلم سے جہاد کو بہترین قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام میں **جہاد بالنفس** کو **جہاد اکبر** کا درجہ حاصل ہے۔ یعنی کہ جہادِ اکبر اپنے نفس سے جہاد ہے۔ اسی طرح **ظالم حکمران کے سامنے حق کا کلمہ کہنا** بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اسلام کی اس خوبصورتی کو دنیا کے سامنے لانا وقت کی اشد ضرورت ہے۔

Date: Day:

• علماء دین کا داعش اور دہشت گرد تنظیموں سے اظہار لاتعلقی:

معزز علماء دین داعش اور اس جیسی دیگر دہشت گرد تنظیموں سے اظہارِ لاتعلقی کر چکے ہیں۔ دہشت گرد تنظیموں اور اسلام کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اپنا مثبت رخ غیر مسلموں کو دکھانا ہو گا اور اس بات کو واضح کرنا ہو گا کہ دہشت گرد جماعتیں اسلام کا نام لے کر دہشت گردی کرتی ہیں۔ ورنہ اسلام کا ایسا کوئی تصور موجود نہیں ہے اور اسلام دوسروں کی جان لینے پر سخت وعید سناتا ہے۔ ارشاد ہوا:

"جس نے کسی ایک مسلمان کی جان بچائی اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی۔ جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا۔"

عرض یہ کہ ایک انسانی جان
کو پوری انسانیت سے تشبیہ دینے
والے دین میں قتل وغارت کی
کوئی گنجائش نہیں۔

- **اسلام اور جمہوریت:**

عالم دین کو اسلام کی ہم آہنگی
ہم آہنگی جمہوری طبعیت کا بھی
پرچار کرنا چاہئیے۔ اسلام
جمہوریت کے تمام اصولوں کے
ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ جس
میں انسانوں کو تمام شخصی حقوق
حاصل ہیں۔ آج سے چودہ سو
سال قبل **حضرت عثمانؓ کے خلیفہ
بننے کے انتخاب** کے دوران عوام الناس
سے بھی رائے طلب کی گئی۔ یہ اس
بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ
اسلام میں مشاورت کو بہت
اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا دین اسلام
میں جبر کا کوئی تصور نہیں۔

حاصل بحث:

اسلاموفوبیا ایک بڑھتا ہوا خطرہ ہے جو کہ مسلمانوں کی شناخت کو نقصان پہنچا رہا ہے اور ان کو ذہنی انتشار سے ہمکنار کر رہا ہے۔ مسلم امہ کو اس خطرے سے نمٹنے کے لیے اسلام کی پرامن تعلیمات کا پرچار کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلم امہ ترقی کے ذریعے اور متحد ہو کر ہی اس بلا کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

CS CamScanner